جلد ۵۳/۱۸ | ۱۴ تبلیغ ۱۳۴۳ ہش | ۷ شوال ۱۳۸۳ھ | ۲۰ فروری ۱۹۶۴ء | نمبر ۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۰ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۲۰ فروری بوقت ۷ بجے صبح بذریعہ فون

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

"خدا تعالیٰ کے فضل سے کل تمام دن طبیعت اچھی رہی رات بھی سوئے رہے۔ زخم بھی ٹھیک ہو رہا ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ سے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس قدر اضطراب اور بے قراری خدا تعالیٰ کے لئے ہو گی اسی قدر دعاؤں کی توفیق ملے گی

اس دوڑ دھوپ اور قلق و کرب میں وہ لذت اور سرور ہوتا ہے جس کو ہم بیان نہیں کر سکتے

"قرآن شریف میں ایک مقام پر رات کی قسم کھائی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ اس وقت کی قسم ہے۔ جب وحی کا سلسلہ بند تھا۔ یاد رکھنا چاہئیے کہ یہ ایک مقام ہے جو ان لوگوں کے لئے جو سلسلہ وحی سے افاضہ حاصل کرتے ہیں آتا ہے۔ وحی کے سلسلہ سے شوق اور محبت بڑھتی ہے لیکن مفارقت میں بھی ایک کشش ہوتی ہے جو محبت کے مدارج عالیہ پر پہنچاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی ایک ذریعہ قرار دیا ہے کیونکہ اس سے قلق اور کرب میں ترقی ہوتی ہے اور روح میں ایک بیقراری اور اضطراب پیدا ہوتا ہے۔ جس سے وہ دعاؤں کی روح اس میں نفخ کی جاتی ہے کہ وہ آستانہ الوہیت پر یا رب یا رب کہہ کر اور بڑے جوش اور شوق اور جذبہ کے ساتھ دوڑتی ہے جیسا کہ ایک بچہ جو تھوڑی دیر کے لئے ماں کی چھاتیوں سے الگ رکھا گیا ہو۔ بے اختیار ہو کر ماں کی طرف دوڑتا اور چلاتا ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بے حد اضطراب کے ساتھ روح اللہ کی طرف دوڑتی ہے اور اس دوڑ دھوپ اور قلق و کرب میں وہ لذت اور سرور ہوتا ہے جس کو ہم بیان نہیں کر سکتے۔ یاد رکھو روح میں جس قدر اضطراب اور بے قراری خدا تعالیٰ کے لئے ہو گی۔ اسی قدر دعاؤں کی توفیق ملے گی۔ اور ان میں قبولیت کا نفخ ہو گا۔ غرض یہ ایک زمانہ ماموروں اور مرسلوں اور ان لوگوں پر جن کے ساتھ مکالمات الٰہیہ کا ایک تعلق ہوتا ہے آتا ہے اور اس سے غرض اللہ تعالیٰ کی یہ ہوتی ہے کہ تا ان کو محبت کی چاشنی اور قبولیت دعا کے ذوق سے حصہ دے اور ان کو اعلیٰ مدارج پر پہنچا دے۔" (الحکم ۲۰ فروری ۱۸۹۸ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد

"پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کیلئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۹-۱۰۰)

حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم کی علالت

حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ دس پندرہ یوم سے بعارضہ عرق النساء سرگودھا میں بیمار ہیں۔ دائیں ٹانگ میں درد جگر لگا رہتا ہے۔ علاج جاری ہے مگر ابھی اس سے نمایاں افاقہ نہیں ہوا۔ بلکہ اب تو پاؤں پر کچھ ورم بھی معلوم ہوتا ہے جس سے تشویش لاحق ہے۔ حضرت مولوی صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے ہیں۔ احباب جماعت بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان حضرت مولوی صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۶۴ء

جب انسان بھٹک جاتا ہے تو وقت کا تقاضا کیا ہوتا ہے؟

"متین فکری" صاحب کا ایک فاضلانہ مقالہ ہفت روزہ چٹان لاہور ۶۴/۲/۱۰ میں زیرعنوان "اسلام — وقت کا سب سے اہم تقاضا" شائع ہوا ہے۔ اس مقالہ میں فاضل مقالہ نگار نے بتایا ہے کہ وقت کے تقاضا کے کیا معنی ہیں۔ مقالہ نگار کے الفاظ میں ملاحظہ ہو

"بلاشبہ وقت ہر دور میں ایک تقاضہ رکھتا ہے۔ لیکن یہ مفہوم بعض حضرات لے رہے ہیں۔ کسی طرح بھی اس تعریف میں نہیں آتا۔ زمانے کے بہاؤ میں بہ جانا یا وقت کے رجحانات کو قبول کر لینا وقت کے تقاضوں میں شمار نہیں ہوتا۔ بلکہ غلط ماحول کو بدلنا اور حق کو باطل سے اور کھرے کو کھوٹے سے اور حلال کو حرام سے پاک کرنا ہی ہر دور میں وقت کا تقاضہ اور اس کا مطالبہ رہا ہے۔ تاریخ کے ہر دور سے وقت کی یہ صدائے بازگشت ہمیں اب تک سنائی دے رہی ہے اور ہمیشہ سنائی دیتی رہیگی۔ قوموں کے عروج و زوال کی داستان دراصل وقت کے اسی مطالبے کی زبان ہے جو پکار پکار ہمیں منزل مقصود کی طرف بلا رہی ہے۔" (چٹان ۶۴/۲/۱۰)

ان الفاظ میں مقالہ نگار نے اس حقیقت کو بیان کیا ہے کہ وقت کا تقاضا اس طرح پورا نہیں ہوتا کہ جو برائیاں یا بدعنوانیاں کسی معاشرہ میں در آئی ہیں۔ ان کے آگے سر نیہوڑا دیا جائے اور ان بہاؤ کے ساتھ بہ نکلے۔ خواہ وہ اس کو گندگی کے تالاب میں جا گرائے۔ یہ تو مردہ بدست زندہ والی بات ہوتی ہے۔ اس کے خلاف وقت کا تقاضا پورا کرنے کا صحیح مطلب یہ ہے کہ معاشرہ میں جو برائیاں اور بدعنوانیاں ابھر آئی ہیں انہیں مٹایا جائے اور صراط مستقیم پر سے چلایا جائے۔

مقالہ نگار نے اختصار کے ساتھ قوموں کے عروج و زوال کی وجوہات پر بحث کر کے یہ صحیح نتیجہ اخذ کیا ہے کہ

"دنیا کے مختلف حصوں میں زمین کی کھدائی اور ماہرین تاریخ کی مختلف کاوشوں سے جو کھنڈرات مجسمے کتبے اور آثار برآمد ہوتے ہیں۔ اس سے ان قوموں کی مجلسی اور مذہبی زندگی کا پورا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ اور یہ بات بھی متحقق ہو جاتی ہے کہ ان کی تباہی کے اخلاقی اسباب کیا تھے؟ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے ہاں ایک خدائے حقیقی کے علاوہ اور بھی بہت سے خداؤں کی حکومت قائم تھی۔ رزق زندگی، خوت، امن، نفع، نقصان غرضیکہ ہر حاجت کا ایک علیحدہ خدا تھا جو ان کے دماغوں پر مسلط تھا اور احساسات کی مختلف حالتیں ان معبودوں کی جیسی بھی صورتیں گری کرتیں وہ انہیں مظاہر فطرت اور پتھروں کی محسوس شکل میں ڈھال کر پوجنے لگتے۔ اور یہ پرستش گاہیں جس گروہ کے قبضہ میں تھیں وہ براہ راست ان کی سماجی زندگی پر بھی متصرف تھا۔ کسی بادشاہ حکمران یا سردار کو یہ جرأت نہ تھی کہ ان کے مقابلے میں اپنی رائے کو منوا سکتا الّا یہ کہ وہ منظوری دیں۔ جنہیں مذہبی اجارہ داری کا یہ منصب براہ راست حکمران گروہ کے قبضہ میں نظر آتا ہے اور وہ پورے تقدس سے خلق خدا کو ظلم کی چکی میں پیستا ہے۔ بعض قوموں میں عقیدۂ آخرت سرے سے رائج ہی نہ تھا۔ اور جن قوموں میں یہ عقیدہ بگڑی ہوئی شکل میں رائج تھا۔ وہاں مذہبی اجارہ داروں کے لئے یہ بڑی نفع بخش تجارت تھی کہ وہ لوگوں کو آئندہ زندگی کی الجھنوں سے نجات کا پروانہ جاری کریں اور اس کے بدلہ میں ان کی عزت دولت عصمت جب چاہیں حاصل کر لیں جب کہانی اس عروج پر پہنچتی ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ یکایک ان قوموں میں ایک مصلح ایک ہادی — اور ایک راہ نما ابھرتا ہے۔ اور اس اندھیر نگری میں بندگان خدا کے لئے روشنی کا پیغام لاتا ہے وہ تمام جھوٹے خداؤں سماجی ٹھیکیداروں اور شرعی برہمنوں کا فسوں توڑ کر انہیں ایک خدائے حقیقی کی طرف بلاتا ہے۔ زندگی کے تمام معاملات میں بھلائی کو اپنانے اور برائی سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور تمام جاہلی معبودوں کے پردے چاک کر کے انہیں ایک مرکز میں سمیٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح پوری قوم ایک لرزہ خیز طوفان سے دوچار ہو جاتی ہے۔ ہر فرد اپنے لپسندیدہ معتقدات اور اپنے نفس کی آزادی کو بچانے کے لئے اس کے خلاف محاذ قائم کر لیتا ہے۔ اس عظیم آزمائش میں بہت کم لوگ پورے اترتے ہیں جو اپنے ہاتھوں اپنی خواہشات جذبات اور نظریات کی کمین گاہیں مسمار کر کے نیکوں آسمان تلے ایک نیک انسان کی معیت پر آمادہ ہوں۔ اصلاح و تبلیغ کی یہ سعی جب کسی نقطہ انجام پر پہونچتی ہے۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ ساری کی ساری قوم ماسوائے اس ہدایت یافتہ گروہ کے صفحۂ ہستی سے ناپید ہو جاتی ہے اور پھر اس خطے میں نئے سرے سے زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ جب ایک مدت کے بعد یہ گروہ بھی ہوائے نفس میں مبتلا ہو کر اصل تعلیم بھول بیٹھتا ہے۔ اور اس میں بھی وہی مختصر سا طبقہ ابھر کر لوگوں کو اپنی خواہشات کے تابع کر لیتا ہے۔ تو پھر تاریخ وہی ڈرامہ دہراتی ہے۔ بعض قوموں کے کوائف قدرے مختلف ہیں۔ لیکن بہرکیف ان کے آثار میں کسی ہادی یا راہ نما کا ذکر ضرور ملتا ہے۔ اور مجلسی معاشرتی زندگی میں شرک، توہمات، ظلم و فساد بدکرداری، بداخلاقی کے وہی عوامل کام کرتے نظر آتے ہیں۔ جن کا ذکر ابھی ہم سن چکے ہیں۔" (چٹان ۶۴/۲/۱۰)

اس کے بعد فاضل مقالہ نگار اس عظیم انقلاب کا ذکر کرتا ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ہوا۔ یہ انقلاب عالمگیر حیثیت رکھتا ہے۔ مقالہ نگار لکھتا ہے

"اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کا قائم کردہ نظام مسلسل تیس سال تک پوری آب و تاب سے قائم رہتا ہے اور ہدایت کے اس بہتے ہوئے دھارے میں قوموں کی قومیں اور ملکوں کے ملک خس و خاشاک کی طرح بہہ جاتے ہیں۔" (چٹان ۶۴/۲/۱۰)

(باقی)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملاقات کے بعد

باقی ہے کچھ اثر ابھی فریاد و آہ میں
میں باریاب ہوگیا اس بارگاہ میں

ایسا جلال کس کو ہوا ہے کبھی نصیب؟
یہ دبدبہ کہاں ہے کسی بادشاہ میں؟

بس اک نگاہ کی، مگر میں نے سمیٹ لیں
دونوں جہاں کی لذتیں اس اک نگاہ میں

میر سپاہ! تیری فراست کی خیر ہو
دم خم وہی ہے آج بھی تیری سپاہ میں

"پھیلائیں گے صداقت اسلام کچھ بھی ہو"
آئیں گے لاکھ کوہ گراں گرچہ راہ میں

اتنی قریب آپ کا وعدہ ہے اے خدا
اک معجزہ! کہ دل ہے غم بے پناہ میں

یہ حسن، حسن ذات سے منسوب بھی تو ہے
محبوب میرا آپ کا محبوب بھی تو ہے

پرویز پروازی

عہدِ حاضر اور احمدی نوجوان

تقریر محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

(۴)

آپ نے اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیمیں قائم فرمائیں تا جماعت کا کوئی حصہ تربیت سے محروم نہ رہ جائے۔ اور سب اپنے اپنے حلقہ میں جماعتی کاموں کو صحیح طور پر کرنے کی اہلیت پیدا کر سکیں۔ جس سے ان کی ذاتی ترقی بھی ہو اور جماعتی ترقی بھی ہو۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے آپ کے عزم کو دیکھ لیا۔ کبھی کوئی بات نہ اٹھائی کہ اسے آخر تک نہ پہنچایا۔ کوئی چیز آپ کے راستہ میں روک نہ بن سکی۔ محنت کی اور خوب کی۔ سلسلہ کے کاموں کے لئے ساری ساری رات جاگ کر گزارتے رہے۔ صحت برباد کر لی لیکن پرواہ نہ کی۔ خدائی جماعت کی ترقی کی خاطر آرام کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ بس ساری عمر اسی طرح ہی گزاری۔

ہم نے آپ کے حسن و احسان کو بھی دیکھ لیا کہ آپ اس میں واقعی ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نظیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ میں عجیب محبت و وفا کا مادہ رکھا ہے۔ کسی سے تعلق نہ رکھا کہ پھر اسے چھوڑا ہو۔ کئی عاجز آپ کی غلامی میں آئے۔ اور ہمیشہ آپ کی نظر لطف و کرم حاصل کرتے رہے۔ کبھی ان سے بے رخی نہ کی اور ہمیشہ ان کو اپنے پَروں کے نیچے رکھا۔ اور ان کی غلطیوں کو نظر انداز کیا۔

آپ نوجوانوں کے لئے خاص طور پر مشعل راہ ہیں۔ خود نوجوانی میں بے حساب کام کئے اور نوجوانوں کے لئے موجب تحریص و ترغیب ہوئے۔ ہر نوجوان اگر چاہے تو اسی طرح خدا تعالیٰ کے رستہ میں قدم اٹھا سکتا ہے اور دنیا میں اپنی نقوش چھوڑ سکتا ہے۔ صرف عزم اور ہمت اور محنت اور اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و نیاز سے بھری ہوئی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ہم سب خدا کے بندے ہیں۔ کوئی بھی عزم اور ہمت کے ساتھ اس کی طرف جھکے۔ وہ خدا کے لطف و کرم کو اسی طرح سے شامل حال پائے گا جس طرح ہم سے پہلوں نے پایا۔ وہ اسی طرح خدا کی گود میں آ جائیگا۔ جس طرح ہم سے پہلے اپنی محبت اور وفا کے باعث اس کی گود میں آئے۔

آپ نے ۱۹۲۱ء میں جبکہ آپ کی عمر ۳۲ سال کی تھی نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ؎

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو
چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو
تاکہ پھر بعد میں مجھ پہ کوئی الزام نہ ہو
جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو
خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو
دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رواں ہوں آنسو
تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو
سر میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برقِ غضب
دل میں کینہ نہ ہو لب پہ کبھی دشنام نہ ہو
خیر اندیشیٔ احباب رہے مدِ نظر
عیب چینی نہ کرو مفسد و نمام نہ ہو
چھوڑ دو حرص کرو زہد و قناعت پیدا
زر نہ محبوب بنے سیم دل آرام نہ ہو
رغبت دل سے ہو پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصہ احکام نہ ہو
پاس ہو مال تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکر مسکیں رہے تم کو غمِ ایام نہ ہو
حسن اس کا نہیں کھلتا تمہیں یہ یاد رہے
دوشِ مسلم پہ اگر چادرِ احرام نہ ہو
عادتِ ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو
عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیرِ الہام نہ ہو
جو صداقت بھی ہو تم شوق سے مانو اُس کو
علم کے نام سے پر تابعِ اوہام نہ ہو
دشمنی ہو نہ محبانِ محمدؐ سے تمہیں
جو معاند ہیں تمہیں ان سے کوئی کام نہ ہو
امن کے ساتھ رہو فتنوں میں حصہ مت لو
باعثِ فکر و پریشانیٔ حکام نہ ہو
اپنی اس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو
حسن ہر رنگ میں اچھا ہے مگر خیال رہے
دانہ سمجھے ہو جسے تم وہ کہیں دام نہ ہو
تم مدبر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو
ہم نہ خوش ہوں گے کبھی تم میں گر اسلام نہ ہو
سلف رسپیکٹ کا بھی خیال رکھو تم بیشک
یہ نہ ہو پر کہ کسی شخص کا اکرام نہ ہو
غیر ہو غیر ہو تشنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو
تم نے دنیا بھی جو کی فتح تو کچھ بھی نہ کیا
نفسِ وحشی و جفاکیش اگر رام نہ ہو
من و احسان سے اعمال کو کرنا نہ خراب
رشتۂ وصل کہیں قطع سرِ بام نہ ہو
بھولیو مت کہ نزاکت ہے نصیبِ نسواں
مرد وہ ہے جو جفاکش ہو گل اندام نہ ہو
شکل سے دیکھ کے گرنا نہ مگس کی مانند
دیکھ لینا کہ کہیں زہر تہِ جام نہ ہو
یاد رکھنا کہ کبھی بھی نہیں پاتا عزت
یار کی راہ میں جب تک کوئی بدنام نہ ہو
کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دور
اے مِرے اہلِ وفا سست کبھی گام نہ ہو
گامزن ہو گے رہِ صدق و صفا پر گر تم
کوئی مشکل نہ رہے گی جو سرانجام نہ ہو
حشر کے روز نہ کرنا ہمیں رسوا و خراب
پیارو آموختۂ درسِ وفا خام نہ ہو
ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو
میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو
ظلمتِ رنج و غم و درد سے محفوظ رہو
مہرِ انوار درخشندہ رہے شام نہ ہو

نوجوانوں کے متعلق آپ کا فکر اور آپ کا درد ان اشعار سے ظاہر ہے۔ بہت سے نوجوانوں نے اس کا جواب دیا۔ اور اپنی زندگیاں اس رنگ میں گزارنے کا عزم کیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ نام بھی بہت سے ہیں لیکن ان کے بیان کرنے کی اتنے مختصر مضمون میں گنجائش نہیں۔ ان میں سے اکثر آپ کو خدمت دین کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔

ان نوجوانوں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ وہ تبلیغ اسلام کے لئے باہر نکلے۔ انہوں نے بڑی بڑی مالی قربانیاں کیں۔ انہوں نے خدمت دین کے کسی پہلو کو نظر انداز نہ ہونے دیا۔ انہوں نے اسلام کے مغز کو اپنے اندر پیدا کیا۔ وہ سست گام نہ ہوئے وہ سلسلہ کی نیک نامی کا موجب ہوئے اور اپنے امام کی توجہ اور دعاؤں کی بدولت اللہ کے سائے کے نیچے آ گئے۔ غیروں کی نگاہیں ان کی طرف اٹھیں لیکن عیب تلاش نہ کر سکیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ

اس نسل کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود ایک عجیب نمونہ رکھتا تھا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں آپ کو قمر الانبیاء کا خطاب دیا۔ آپ تقویٰ و طہارت کے نہایت اعلیٰ مقام پر تھے۔ مخلوق کی ہمدردی کے ساتھ پُر تھے۔ غریبوں کا ملجا تھے یتیموں کا سہارا تھے۔ علم و فضل میں کمال رکھتے تھے بہت سی قیمتی کتابیں تصنیف فرمائیں بہت سے مضامین اخباروں میں دیتے رہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیماری کی وجہ سے تقریریں بھی فرمانی شروع کیں۔ آپ کی تقریر میں ایک خاص جذب ہوتا تھا۔

آپ انکسار اور عجز کا مجسمہ تھے۔ لیکن کوہ وقار تھے۔ آپ کا چہرہ انوارِ الٰہی کو منعکس کرتا تھا۔ آپ نے اپنی عمر کا ایک ایک لمحہ خدمت دین کے لئے خرچ کیا۔ آپ کی جدائی ہمارے لئے ایک جانکاہ صدمہ ہے یہ ماننے کو دل نہیں چاہتا کہ آپ ہم سے جدا ہو چکے ہیں۔ آپ کی نورانی شکل کئی دفعہ سامنے آ جاتی ہے۔

احمدی نوجوانوں کی عظیم ذمہ داریاں

ان پہلے بزرگوں کے بعد یہ دوسرا دور تھا جو اب ختم ہو رہا ہے۔ اب تیسرا دور شروع ہو گیا ہے۔ جو پھر نوجوانوں سے عظیم الشان قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ بے شک پہلے دو دوروں سے بے دینی اور الحاد اور مغربیت بہت کچھ ظلمتیں دور ہوئیں۔ لیکن ابھی بہت ظلمتیں باقی ہیں بہت باقی ہیں۔ ابھی مخلوق اپنے خالق و مالک کو بھولی ہوئی ہے۔ ابھی اس واحد یگانہ کو وہ نہیں پہچانتی اور اس سے بہت دور ہے۔ ابھی وہ شرک اور مادیت کی دلدل میں پھنسی ہوئی ہے۔ ابھی دجالیت کی چمک دمک اس کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے۔ اور اس کو اپنے رب کی طرف نظر اٹھانے نہیں دیتی۔

یہ حالات اب موجودہ نوجوانوں سے قربانی چاہتے ہیں۔ آپ لوگوں کے سوا یہ کام کسی اور سے نہیں ہو سکتا۔ آپ ہی ہیں جن کو ایمان کا سرچشمہ نصیب ہوا اور عمل صالح کی خوبصورتی کے نمونے دکھائے گئے۔ آپ ہی ہیں جو الحاد اور مشرکانہ و لغو خیالات کو بیخ و بن سے اکھاڑ سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے لئے خدا کے مسیح کے طفیل قرآنی علوم کے دروازے کھولے گئے۔ آپ ہی ہیں جو اس مغربی تہذیب و تمدن کو جس میں عریانی اور شراب کا دور دورہ ہے پامال کر سکتے ہیں۔ اور اس کی جگہ پاکیزہ اخلاق کو قائم کر سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے مقدس وجودوں میں اس کا وہ حسن دکھایا گیا ہے جو انسان کو اس گند سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی طرف کھینچتا ہے۔ آپ ہی ہیں جو دنیوی اموال اور آسائشوں کو دین کے لئے قربان کر سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کو معرفت اور محبت الٰہی کی چاشنی

دی گئی ہے۔ آپ ہی ہیں جو اسلام کا جھنڈا تمام
دنیا میں اونچا کرسکتے ہیں تا دنیا اس کے نیچے جمع
ہوکر امن پائے کیونکہ آپ کو یہ طاقت اور ہمت
دی گئی ہے کہ آپ اپنے وجود کی قربانی پیش
کرسکیں اور مصائب اور مشکلات کو برداشت
کرسکیں جو اس راہ میں آنی ضروری ہیں۔

سو آپ کی ذمہ داری بہت ہے اس ذمہ داری
کے ادا کرنے سے آپ کو دائمی آرام کی زندگی مل
سکتی ہے اور دین میں قوت اور شوکت پیدا
ہوسکتی ہے یہی طریق حقیقی غلبہ حاصل کرنے کا ہے
اسلام کو غلبہ حاصل ہوسکتا ہے تو اسی راہ سے
پاکیزگی کا مقابلہ گند نہیں کرسکتا سو جب بھی دنیا
میں پاکیزہ اور مضبوط اخلاق والے انسانوں کا گروہ
پیدا ہوگا غلبہ اسی کو ملے گا۔ یہ پاکیزہ اخلاق سچے ایمان
سے اور جوانمردی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے احکام
پر عمل کرنے سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ قرآن کریم
ہمیں بار بار یہی سبق دیتا ہے کہ حقیقی ایمان
اور اعمال صالحہ سے ہی دینی اور دنیوی ترقیات
فرد اور قوموں کو ملتی ہیں اس کے بغیر جو ترقی بظاہر
نظر آتی ہے وہ اپنی تباہی کا سامان اپنے اندر
رکھتی ہے سو یا تو وہ خود ہی پھٹ کر ختم
ہوجاتی ہے اور یا پھر حق کے مقابلہ پر آنے سے
اس کی تباہی آجاتی ہے جیسا کہ گزشتہ زمانوں میں
نبیوں کے وقتوں میں ہوتا رہا ہے۔

خدا تعالیٰ پر سچا ایمان انسان کے اندر
حقیقی خوبیاں اور اعلیٰ اخلاق پیدا کرتا ہے جو
ہر قسم کی ترقی کے لئے ضروری ہوتے ہیں منجملہ
ان کے محنت اور جفاکشی کی عادت۔ استقلال
دیانت۔ سچ بولنا۔ مخلوق کی ہمدردی اور
ان کے حقوق کی حفاظت بھی ہیں وہ جس کی
نگاہ دنیا سے نکل کر آخرت تک جاتی ہے
اس کی محنت اور جفاکشی میں ایک نرالی شان
پیدا ہوجاتی ہے وہ کبھی تھکتا اور سست نہیں
ہوتا کیونکہ اس کی منزل بہت دور ہوتی ہے۔
اس کا استقلال غیر متزلزل ہوتا ہے کیونکہ
اس لمبے رستے میں اگر کہیں کبھی پاؤں
ڈگمگا گیا تو ہلاکت سامنے ہوتی ہے۔
دیانت ہوتی ہے تو کمال درجہ کی کیونکہ وہ ہر وقت
اپنے خدا کے سامنے ہوتا ہے یہی حال سچ کا ہوتا ہے
تو صدق درجہ کمال کی اور وہ کسی وقت بھی اسے نہیں چھوڑتا
تا وہ خدا کی نگاہ میں جھوٹا نہ ٹھہرے مخلوق
کی ہمدردی اور اس کے حقوق کی حفاظت اسے
بہت عزیز ہوتی ہے کیونکہ وہ اس کے محبوب
کے بندے ہیں یہی حال باقی اخلاق کا ہوتا
ہے اس میں علم حاصل کرنے کی پیاس بھی
بہت ہوتی ہے کیونکہ علم اس کو اپنے خدا کی
پہچان کرواتا ہے اور اس کی قدرتوں سے باخبر
کرتا ہے۔

سو ایمان کے نتیجے میں اخلاق کی شان
ہی نرالی ہوتی ہے وہ بودے اور کمزور اور بدبول
کے گھن سے کھائے ہوئے نہیں ہوتے۔

بلکہ اپنے اندر ایک قوت رکھتے ہیں اور
ایک شوکت رکھتے ہیں اور غیر معمولی ثبات
رکھتے ہیں پس ایک حقیقی مومن جو بھی کام کرتا
ہے وہ اس میں دنیا پرستوں سے آگے بڑھ
جاتا ہے لیکن اس کی اصل دوڑ دین کے لئے
ہوتی ہے اور دنیا کو بطور خادم استعمال کرتا ہے
وہ دنیا پرست نہیں ہوتا بلکہ خدا پرست ہوتا ہے
یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اسلام دنیا
پرستی سے منع نہیں کرتا بلکہ جس چیز سے منع
کرتا ہے وہ یہ ہے کہ دنیا کے پیچھے لگ کر
دین کو بھول جائے ایسی ترقی ایک لعنت ہے
جو انسان کو اپنے حقیقی مقصد یعنی خدا شناسی
اور عبودیت سے ہٹا کر نیچے کی طرف لے جاتی
ہے اگر اس کی بجائے دین کو مقدم کرے اور دنیا
کو اس کے ماتحت ایک لونڈی کی طرح رکھے جو
دین کی خدمت کے لئے ہو تو ایسی دنیا سراسر
دین بن جاتی ہے اور انسان کے لئے باعث
برکت اور قرب الٰہی ہوتی ہے ہاں اگر دینی کاموں
کے لئے انسان ایسی محنت کرے اور اس میں
ایسی ترقی کرے کہ دنیا کے لئے کم وقت دے
سکے یا بالکل نہ دے سکے تو اللہ تعالیٰ خود
اس کا متکفل ہوتا ہے اور اس کے لئے کوئی کمی
نہیں رہنے دیتا یہی توکل کا مقام ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہم ارشادات

دنیا پرستی کے متعلق حضرت مسیح موعود
علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی
ہے یہ بدبخت اور منحوس
دنیا کبھی خوف دلانے سے
اور کبھی امید دینے سے اکثر
لوگوں کو اپنے دام میں لے لیتی
ہے اور یہ اسی میں مرتے ہیں
نادان کہتا ہے کہ کیا ہم دنیا
چھوڑ دیں اور یہ غلطی انسان
کو نہیں چھوڑتی جب تک اس
کو بے ایمان کرکے ہلاک نہ کرے
اے نادان کون کہتا ہے کہ تو اسباب
کی رعایت چھوڑ دے مگر دل کو
دنیا سے اور دنیا کے فریبوں
سے الگ کر ورنہ تو ہلاک شدہ
ہے اور جس عیال کے لئے تو
حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے یہاں
تک کہ خدا کے فرائض کو بھی
چھوڑتا ہے اور طرح طرح کی
مکاریوں سے ایک شیطان بن
جاتا ہے اس عیال کے لئے تو
بدی کا بیج بوتا ہے اور ان کو تباہ
کرتا ہے افسوس ہے کہ خدا تیری
پناہ میں نہیں کیونکہ تو پارسا نہیں
خدا تیرے دل کی جڑ کو دیکھ رہا ہے
سو تو بے وقت مرے گا اور
عیال کو تباہی میں ڈالے گا لیکن
وہ جو خدا کی طرف جھکا ہوا ہے
اس کی خوش قسمتی سے اس کے
زن و فرزند کو بھی حصہ ملے گا اور
اس کے مرنے کے بعد بھی وہ
تباہ نہیں ہوں گے۔ ۔ ۔ ۔ جو
شخص میری اس وصیت کو نہیں
مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو
دنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت
ایک پاک انقلاب اس کی ہستی
پر آجائے اور درحقیقت وہ پاک
دل اور پاک ارادہ ہوجائے اور
پلیدی اور حرام کاری کا تمام چولہ
اپنے بدن پر سے پھینک دے اور
نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا
تابعدار ہوجائے اور اپنی تمام
خود روی کو الوداع کہہ کر میرے
پیچھے ہولے میں اس شخص کو اس
کتے سے مشابہت دیتا ہوں جو
ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں
مردار پھینکا جاتا ہے اور جہاں
سڑے گلے مردوں کی لاشیں ہوتی
ہیں کیا میں اس بات کا محتاج
ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے
ساتھ ہوں اور اس طرح پر دیکھنے
کے لئے ایک جماعت ہو۔ میں سچ سچ
کہتا ہوں کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ
دیں اور ایک بھی میرے ساتھ نہ
رہے تو میرا خدا میرے لئے ایک
اور قوم پیدا کرے گا جو صدق اور
وفا میں ان سے بہتر ہوگی یہ
آسمانی کشش کام کر رہی ہے
جو نیک دل لوگ میری طرف دوڑتے
ہیں۔ کوئی نہیں جو آسمانی
کشش کو روک سکے"

[تذکرۃ الشہادتین
صہ ۶۵-۶۶]

(باقی)

اعلان نکاح

بروز جمعۃ الوداع مورخہ ۱۴ فروری ۶۴ء بعد از نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولانا
جلال الدین صاحب شمس نے عزیزم شاہد احمد بی اے سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر تشحیذ الاذہان ابن
مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی کے نکاح کا ہمراہ عزیزہ خالدہ امینہ (متعلمہ بی اے)
بنت مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب بھٹی مرحوم بعوض مبلغ (۲۰۰۰/-) دو ہزار روپیہ مہر اعلان فرمایا
عزیزہ خالدہ امینہ خانصاحب قاضی عبدالرشید صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید کی بھانجی اور
مکرم خالد ہدایت صاحب مینجر نیشنل بنک چنیوٹ کی ہمشیرہ ہے
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین
نوٹ:۔ اس خوشی میں مکرم چوہدری علی محمد صاحب نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے
الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (منیجر)

درخواست دعا

میرے والد محترم شیخ فضل کریم صاحب ہرنیا کے اپریشن کے لئے ملتان گئے ہوئے
ہیں احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب فرمائے اور جلد کامل و عاجل شفا یابی عطا فرمائے
نیز خاکسار اس سال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے تمام احباب سے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست
ہے۔ (دائم کریم مہر۔ خانیوال حال ربوہ)

"حضرت عیسیٰؑ نے لداخ کا بھی دورہ کیا تھا"

روسی سیاح کا دعوےٰ

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاھد

انیسویں صدی کے آخر کا واقعہ ہے کہ ایک روسی سیاح مسٹر نکولس نوٹووچ مختلف ایشیائی ممالک کی سیر و سیاحت کرنے اور شمالی ہند میں گھومنے کے بعد بالآخر لداخ کے دارالخلافہ لیہ میں وارد ہوا۔ جہاں بدھوں کے مذہبی پیشوا دلاما نے اسے ہمس کی خانقاہ میں ایسی نایاب دستاویزات دکھائیں جو پالی زبان کے قدیم لٹریچر سے تبتی زبان میں منتقل ہوتی تھیں اور جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کے پر اسرار سفر مشرق پر روشنی پڑتی تھی۔ مسٹر نوٹووچ نے مترجم کے ذریعہ سے اپنے سفرنامہ میں یہ معلومات قلمبند کر لیں اور واپس جاکر ان کی اشاعت کا ارادہ کیا۔ جس پر کیو، روم اور پیرس کے پادریوں نے شدید مزاحمت کی اور کہا کہ اس طرح تم عیسائی مذہب کے خلاف ایک نیا اور خطرناک ہتھیار دنیا کے ہاتھ میں دے دو گے مگر اس نے ہر قسم کی مخالفت سے بے نیاز ہو کر ۱۸۹۴ء میں یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات کے نام سے فرانسیسی زبان میں اپنی کتاب شائع کر دی۔ کتاب کا منظر عام پر آنا تھا کہ دنیائے عیسائیت میں اضطراب و تشویش کی زبردست لہر دوڑ گئی۔ چنانچہ پروفیسر میکس مولر نے بہت تنقید کی۔ بوسٹن امریکہ کے ایک مشہور پادری ڈاکٹر ہیل نارتھ نے "امریکن ریویو" میں سخت زہر اگلا۔ ہندوستان کے پادری اکبر مسیح نے "ضربت عیسوی" میں بیان لکھا کہ "یورپین محققین نے موقع پر جا کر تفتیش کی اور بالکل ثابت ہو گیا کہ نوٹووچ کبھی لداخ گیا نہ ہمس میں ٹھہرا۔ نہ اس خانقاہ میں کوئی اسے جانتا۔ نہ وہاں کوئی ایسا کتب خانہ ہے نہ لاما عیسےٰ کے معتقد ہیں نہ ان کے پاس کوئی سوانح عمری مسیح کی موجود ہے۔ نوٹووچ نے روپیہ کمانے کو ایک ناول لکھ کر شائع کیا۔" (صفحہ ۱۳۰)

غرضیکہ ستر برس سے عیسائیت کے علمبردار مسٹر نوٹووچ کی شہادت پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اور اسے بالکل ناقابل التفات قرار دیتے رہے ہیں مگر حال کی تحقیقات نے حقیقت بے نقاب کر دی ہے اور نوٹووچ کے عیسائی نقادوں کی غلط بیانی کا پردہ چاک ہو گیا ہے۔ چنانچہ اخبار "جنگ" (۳ر جنوری ۶۲ء) راولپنڈی نے محولہ بالا عنوان سے مندرجہ ذیل خبر شائع کی ہے کہ:-

"لیہ ۱۳ر جنوری۔ ایک روسی سیاح نکولس نوٹووچ جس نے ۱۹ویں صدی میں لداخ کا دورہ کیا تھا اور ہیمس مونسٹری میں قیام کیا تھا اس نے اپنے دورہ میں اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اپنے زمانہ میں لداخ آئے تھے بتایا جاتا ہے مذکورہ روسی سفیر نے ہیمس میں کئی سال تک قیام کیا تھا اور اس دوران اسے ہر قسم کی سہولت موجودہ وزیر کشمیر برائے لداخی معاملات کے والد نے پہنچائی تھی تاکہ وہ اپنے دعوے کی سچائی کے لئے ثبوت اکٹھا کر سکے نوٹووچ نے ماسکو واپس جانے کے بعد کارڈینل آف ماسکو سے ملاقات کی تھی اور اس مسئلہ پر تبادلہ خیالات کیا تھا لیکن انہوں نے اس معلومات سے اختلاف کرتے ہوئے اس کے خیال کو غلط بتایا تھا فرانس اور روم کے کارڈینلوں نے بھی اسی قسم کا برتاؤ کیا تھا۔ بعد ازاں وہ نیویارک چلا گیا۔ جہاں اس نے وہ کتابیں شائع کیں جو کہ اس نے اپنے سفر اور معلومات سے متعلق موضوع پر لکھی گئی تھیں۔ اور اس کا عنوان اس نے لکھا تھا "حضرت عیسےٰ کی نامعلوم زندگی" نکولس نے اپنی اس تھیوری کو عقلاً ثابت کرنے کے لئے چیلنج دیا تھا اور اس کا نتیجہ تھا کہ لارڈ رسل کی ایک پوتی نے گذشتہ سنہ ۱۹۵۸ء میں لداخ کا دورہ کیا تھا اور اس ڈاکومنٹ کو پایا تھا جس سے نکولس کے ان علاقوں کے دورہ کی تصدیق ہوتی تھی لیکن وہ اس کا پہلا مسودہ حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی تھی۔ نکولس کے قیام لداخ کی تصدیق ایک جرمن مشنری کے ڈاکٹر مارکس نے بھی کی ہے جنہوں نے خود بھی سنہ ۱۸۶۰ء سے ۳۰ برسوں تک ان علاقوں کی خاک چھانی تھی اور اس سلسلہ میں اپنے تجربات وغیرہ کے متعلق ۱۳ جلدوں پر مشتمل مسودہ تیار کیا تھا ڈپٹی کمشنر لداخ نے اسے ایک عیسائی سے حاصل کر لیا ہے۔ واضح رہے ہیمس مونیسٹری میں تقریباً ۵۰ ہزار قلمی مسودے موجود ہیں ان میں سے کچھ لیتھو کے ذریعہ چھپے ہوئے بھی ہیں۔"

یوم مصلح موعود

۱۵ر مارچ بروز اتوار جلسے کئے جاویں

جماعتوں کی توجہ اور یاددہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چونکہ احباب رمضان المبارک کی وجہ سے جنوری اور فروری میں مصروف رہے ہیں۔ اس لئے امسال بجائے ۲۰ فروری کے ۱۵ مارچ بروز اتوار "یوم مصلح موعود" سے متعلق جلسے کئے جاویں۔ جلسے اس دن کے شایان شان ہوں اور رپورٹیں بھجوائی جائیں۔

دن کی تبدیلی کے متعلق واضح ہو کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک سائل کو یہ جواب بھجوایا تھا:۔

"ہم اس بات کے قائل نہیں کہ کوئی دن اسی دن منایا جائے۔ اصل بات تو روح ہے۔ روح قائم رکھنی چاہیئے۔"

احباب کو چاہیئے کہ ابھی سے تیاری شروع کریں۔ پروگرام تجویز کریں اور جلسے کریں۔ ۱۵ مارچ سے قبل الفضل کا ایک خاص نمبر بھی شائع ہوگا۔ جو پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق اہم مضامین پر مشتمل ہوگا۔

ناظر اصلاح و ارشاد

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

۲۰-۲۱-۲۲ مارچ سنہ ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۰-۲۱-۲۲ر امان ھش ۱۳۴۱ مطابق ۲۰-۲۱-۲۲ر مارچ سنہ ۶۲ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔

جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

لازمی چندوں کی نوماہی وصولی کا نقشہ

(قسط نمبر ۱)

بڑی بڑی جماعتوں کی طرف سے ۱۳ فروری ۱۹۶۲ء تک چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی جو وصولی ہوئی ہے اس کی جماعت وار تفصیل نیچے درج ہے تا تمام احباب کو اپنی اپنی جماعت کی کارگزاری کا علم ہو جائے اور جہاں جہاں کمی ہے۔ اسے پورا کرنے کے لئے جماعتیں اپنی کوششوں کو تیز کردیں کیونکہ اب صدر انجمن کے موجودہ مالی سال کے ختم ہونے میں صرف دو اڑھائی ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے اور ہر جماعت کے لئے لازم ہے کہ سال ختم ہونے سے پہلے یعنی ۳۰ اپریل تک اپنا بجٹ پورا کردے۔ بعض جماعتوں کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقایا جات ہیں۔ انہیں ان بقایاؤں کے بیباق کرنے کی بھی فکر کرنی چاہیئے۔

یہ فی صدی وصولی صرف سال رواں کے بجٹ کے مقابلہ میں نکالی گئی ہے۔ اس وقت تک کم از کم پچھتر فی صدی وصولی ہو جانی چاہیئے تھی۔ جن جماعتوں کی وصولی اس سے زیادہ یا اس کے قریب ہے انہیں نظارت بیت المال مبارکباد عرض کرتی ہے۔ ان کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں بھی پیش کئے جا رہے ہیں۔ والسلام

دو لاکھ سے زائد بجٹ والی جماعتیں

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی چندہ عام - چندہ وحصہ آمد	جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی چندہ عام چندہ وحصہ آمد	جلسہ سالانہ
۱	کراچی (تمام حلقہ جات)	۶۳	۴۵	۲	لاہور (تمام حلقہ جات)	۶۳	۴۱

بیس ۲۰ ہزار سے زائد بجٹ والی جماعتیں

نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام وحصہ آمد	جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام وحصہ آمد	جلسہ سالانہ
۱	ربوہ (تمام حلقہ جات)	۸۴	۶۸	۲	لائلپور	۵۹	۶۷
۳	سول لائن - لاہور	۶۷	۵۳	۴	سرگودھا شہر	۶۹	۳۸
۵	اسلامیہ پارک لاہور	۶۵	۴۳	۶	پشاور	۴۴	۴۴
۷	سیالکوٹ شہر	۳۴	۲۴	۸	ڈھاکہ	۳۴	۴۱
۹	کوئٹہ	۵۱	۳۰	۱۰	حیدرآباد	۴۸	۲۵
۱۱	راولپنڈی	۴۷	۴۲	۱۲	چھانگا مانگا	۲۹	۳۰

نوٹ:۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی کا بجٹ ایک لاکھ روپیہ سالانہ سے بڑھ چکا ہے

دس ہزار سے اوپر بجٹ والی جماعتیں

نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام وحصہ آمد	جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام وحصہ آمد	جلسہ سالانہ
۱	شیخوپورہ	۶۸	۴۸	۲	ماڈل ٹاؤن لاہور	۸۰	۷۰
۳	گوجرانوالہ	۷۱	۵۴	۴	جہلم	۷۷	۴۸
۵	جھنگ صدر (مگھیانہ)	۵۷	۶۵	۶	مزنگ لاہور	۶۰	۶۰
۷	کنری	۶۱	۵۲	۸	منٹگمری	۵۴	۵۵
۹	سلطانپورہ لاہور	۵۹	۶۴	۱۰	ملتان شہر	۵۷	۴۷
۱۱	گجرات	۶۴	۵۷	۱۲	مردان	۴۸	۵۲
۱۳	لاہور چھاؤنی	۴۷	۱۹	۱۴	سنت نگر لاہور	۵۱	۴۱
۱۵	کھاریاں	۳۹	۴۷	۱۶	ملتان چھاؤنی	۵۴	۲۴
۱۷	گنج مغلپورہ لاہور	۳۴	۲۰	۱۸	واہ کینٹ	۴۰	۴۳
۱۹	اچھرہ - لاہور	۳۴	۱۷	۲۰	کینال پارک لاہور	۳۹	۸
۲۱	نوابشاہ	۲۱	۱۷				

چار ہزار سے اوپر بجٹ والی جماعتیں

نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام وحصہ آمد	جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	چندہ عام وحصہ آمد	جلسہ سالانہ
۱	دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۳۱	۸۷	۲	اوکاڑہ	۷۸	۹۴
۳	بشیرآباد اسٹیٹ	۸۱	۸۵	۴	سکھر	۶۸	۹۳
۵	رحیم یار خان	۷۷	۸۰	۶	منڈی بہاؤالدین	۶۹	۸۷
۷	چک ۳۵ شاہپور ڈ	۶۲	۹۴	۸	دارالبرکات ربوہ	۷۳	۷۸
۹	بہاولنگر	۷۱	۷۲	۱۰	دارالرحمت غربی ربوہ	۹۱	۵۰
۱۱	دارالصدر غربی ربوہ	۶۷	۷۴	۱۲	دارالرحمت وسطی ربوہ	[illegible]	۵۳
۱۳	محمد آباد اسٹیٹ	۵۶	۸۱	۱۴	محمد نگر لاہور	۷۴	۶۵
۱۵	ڈسکہ	۵۷	۷۲	۱۶	نیلہ گنبد لاہور	۷۸	۵۰
۱۷	آئینہ کرم پورہ	۵۷	۶۹	۱۸	بھاٹی گیٹ لاہور	۶۶	۵۷
۱۹	پیران غائب (ملتان)	۵۹	۶۴	۲۰	گوٹھ غلام رسول	۲۸	۹۴
۲۱	حافظ آباد	۶۰	۶۰	۲۲	ڈیرہ غازیخان	۶۸	۵۱
۲۳	بدوملہی	۵۱	۶۶	۲۴	قصور	۶۷	۷۴
۲۵	رسالپور	۷۰	۴۲	۲۶	دہلی دروازہ لاہور	۵۵	۵۶
۲۷	محمود آباد اسٹیٹ	۴۴	۶۷	۲۸	احمد آباد اسٹیٹ	۴۸	۵۷
۲۹	مظفر گڑھ	۵۶	۴۹	۳۰	دھرم پورہ لاہور	۵۷	۴۷
۳۱	دارالصدر شرقی ربوہ	۶۴	۳۸	۳۲	نرائن گنج	۵۴	۴۱
۳۳	رحمن آباد	۴۱	۷۹	۳۴	مصری شاہ لاہور	۵۲	۳۵
۳۵	دارالذکر لاہور	۷۴	۴۰	۳۶	لجنہ اماء اللہ	۳۹	۴۶
۳۷	چک ۱۹ ر ب گھسیٹ پور	۳۰	۴۵	۳۸	نوشہرہ چھاؤنی	۵۳	۲۸
۳۹	بہاولپور	۴۸	۲۳	۴۰	راجگڑھ چوبرجی لاہور	۵۵	۲۵
۴۱	وزیرآباد	۴۵	۴۳	۴۲	سیالکوٹ چھاؤنی	۵۹	۲۰
۴۳	لیہ	۴۰	۳۸	۴۴	سرگودھا چھاؤنی	۴۲	۳۵
۴۵	چک ۵۴۱ / ۱۰ ر	۳۸	۳۱	۴۶	کوہاٹ	۴۹	۱۳
۴۷	احمد نگر متصل ربوہ	۳۵	۲۷	۴۸	ایبٹ آباد	۳۴	۲۶
۴۹	چک ۹ پنیار	۲۵	۳۲	۵۰	لکھا دھیکر (ملتان)	۲۵	۹
۵۱	تیج گاؤں	۲۱	۴				

(ناظر بیت المال)

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل احباب جہاں کہیں بھی ہوں اپنے موجودہ مکمل ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں اور اگر کسی دوسرے دوست کو ان میں سے کسی کے متعلق علم ہو تو ان کے موجودہ پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔“
(ناظر بیت المال ربوہ)

۱۔ بشیر احمد صاحب تاجر نابھہ چک ۱۲۸ R.B داہلہ ضلع لائیلپور
۲۔ محمد علی صاحب چک ۱۰۷ R.B تحصیل جڑانوالہ
۳۔ رشید احمد صاحب انگلش ٹیچر ہائی سکول چک ۲۷۴ براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ
۴۔ چوہدری محمد شفیع صاحب پٹواری نہر چک ۲۴۶ گ ب۔ ڈاکخانہ چک ۲۲۵ گ ب
۵۔ چوہدری رشید احمد صاحب چک ۲۴۶ گ ب ڈاکخانہ چک ۲۲۵ گ ب
۶۔ میاں محمود احمد صاحب زرگر بمقام کراسن ڈاکخانہ جنڈراکے ضلع منٹگمری
۷۔ خان انور حسین خان صاحب اوورسیر نہر بنگلہ حمیدہ C/O ماچھی سنگھ براستہ عارف والا
۸۔ غفور احمد صاحب ہیڈ سلیمانکی ضلع منٹگمری
۹۔ حکیم خورشید احمد صاحب کاہنہ کاچھا ضلع لاہور
۱۰۔ علی محمد صاحب C/O محمد اکرم صاحب کمیشن ایجنٹ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ (?) / کوٹ دادوحاکشن۔
۱۱۔ ڈاکٹر عبد السلام صاحب۔ چونیاں ضلع لاہور۔

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے چھوٹے لڑکے عزیزم ابراہیم خان کو تنخواہ میں ترقی ہوئی ہے۔ اس خوشی میں ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا جا رہا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کے لئے یہ ترقی مبارک کرے۔ اور مزید ترقیات سے نوازے۔
(محمد ایوب خان یوسف زئی احمدی کراچی ۳)

۲۔ میرے بہنوئی عزیز احمد شاہ صاحب جڑانوالہ ایک عرصہ سے درد پتہ سے بیمار ہیں کافی علاج کے باوجود ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور جملہ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ (قریشی محمد سعید لون)

۳۔ میرے پیارے بھائی سید احتشام نبی ایم اے کا رسولی کا اپریشن ہوا ہے اور ابھی وہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مقیم ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (آمنہ۔ ربوہ)

گمشدہ رقم

مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ عید الفطر کی نماز سے پہلے منٹو پارک لاہور میں میری جیب سے بارہ روپے اور کچھ ریزگاری ایک کپڑے میں بندھی ہوئی گر گئی ہے جس بہن کو ملے ہوں وہ مجھے نیچے لکھے ہوئے پتہ پر پہنچا دیں۔ جزاکم اللہ
(زینب بی بی معرفت عبد الحمید خان صاحب شوق۔ ایل کوارٹر ... لاہور)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۵۷۳۱: میں نصیب بیگم زوجہ محمد صدیق قوم آرائیں پیشہ خانہ نشینی عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۲۲ء ساکن چک $\frac{106}{P}$ ڈاکخانہ چک $\frac{107}{P}$ ضلع رحیم یار خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{4}{60}$/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اٹھارہ کنال اراضی واقع موضع محمد نواز والہ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان بحساب -/۳۰۰ روپے فی ایکڑ مالیتی -/۶۷۵ روپیہ ایک عدد خراس مالیتی -/۳۰ روپے ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ -/۱۲۰ روپے ایک عدد انگوٹھی ۳ ماشہ طلائی قیمتی -/۳۵ روپے کل رقم -/۷۸۵ روپے خاوند کی طرف سے حق مہر میں ملی ہیں کل مبلغ -/۶۷۵ روپے + ۴۷۵ روپے کل -/۱۱۵۰ روپے کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز اگر آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ نصیب بیگم زوجہ محمد صدیق گواہ شد محمد صدیق بقلم خود چک $\frac{P}{107}$ ضلع رحیم یار خان گواہ شد۔ محمد یوسف مختار عام صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۶۹۲۸: میں غلام محمد ولد کرم الٰہی قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۴۶ سال بیعت ۳۶ء ساکن چک ۵۲/۲ احاطہ جواہر والا ڈاکخانہ بھیکی تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{11}{62}$/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرا گزارہ معمولی کاشت کی ششماہی آمد پر ہے جو کہ اس وقت بذریعہ کاشتکاری ہر دو فصل پر مبلغ -/۳۰۰ صد روپے کے قریب ہوتی ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی مخطوط الراقم الحروف حافظ محمد عبد اللہ ولد شیخ امام الدین صاحب سیکرٹری مال انجمن احمدیہ بھیکی ڈاکخانہ خاص تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ۔ العبد غلام محمد ولد کرم الٰہی قوم جٹ سکنہ ۵۲/۲ احاطہ جواہر والا۔ ڈاکخانہ بھیکی تحصیل ننکانہ صاحب گواہ شد۔ سید محمد ولد کرم الٰہی قوم جٹ سکنہ چک ۵۲/۲ احاطہ جواہر والا مذکور۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید محمد رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ حال چک ۵۲/۲ جواہر والا ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۱۶۹۳۶: میں بی بی زوجہ چوہدری سید احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن چک $\frac{2}{52}$ احاطہ جواہر والا ڈاکخانہ بھیکی تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{11}{62}$/۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے میرا زیور کوئی نہیں ہے مہر مبلغ -/۱۰۰۰ صد روپے بذمہ خاوند جب اللہ دا ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی مخطوط الراقم الحروف محمد عبد اللہ ولد شیخ امام الدین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ بھیکی۔ الامۃ بی بی زوجہ چوہدری سید محمد احمدی چک ۵۲/۲ احاطہ جواہر والا ڈاکخانہ بھیکی۔ ضلع شیخوپورہ گواہ شد۔ سید محمد خاوند موصیہ چک $\frac{52}{2}$ جواہر والا گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ حال چک $\frac{52}{2}$

مسل نمبر ۱۷۲۲۵: میں نور محمد ولد اللہ دتہ قوم شیخ پیشہ × عمر × سال بیعت ۱۹۰۳ء ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{63}$/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں اور فی الحال نہ کوئی کاروبار ہے میرا بیٹا عبد الحق سلمہ اللہ مجھے جیب خرچ کے طور پر -/۱۰ روپے ماہوار دیتا ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز بوقت وفات میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ میرے تمام اخراجات میرے بیٹے کے سپرد ہیں العبد نور محمد بقلم خود آبادی قائم رہے گی اور دو منزلہ مکان نمبر ۳۳۳/۷ گوجرانوالہ۔ گواہ شد محمود احمد معرفت عطاء اللہ ہوزری ورکس گوجرانوالہ۔ گواہ شد شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ حال وارد گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۱۷۲۲۶: میں عبد الشکور ولد عبد المجید قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۲۸/۷-۹ ڈاکخانہ کمبیر ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج تاریخ $\frac{2}{63}$/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۶۴ روپے بذریعہ ملازمت کلرکی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی الراقم محمد طفیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک $\frac{128}{7-9}$ کمبیر ضلع منٹگمری۔ العبد عبد الشکور ولد عبد المجید چک $\frac{128}{7-9}$ ڈاکخانہ کمبیر ضلع منٹگمری۔ گواہ شد محمد لطیف ولد جواہر دین چک ۱۲۸/۷-۹ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ حال چک ۱۲۸/۷-۹ ضلع منٹگمری۔

اعلان نکاح

عزیزم ملک محمود حمید خان کا نکاح عزیزہ ناصرہ پروین دختر ملک مبارک علی صاحب مرحوم راوی روڈ لاہور کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر محترم شیخ عبد القادر صاحب مربی جماعت احمدیہ لاہور نے $\frac{11}{63}$/۱۵ کو پڑھا۔

درویشان قادیان بزرگان سلسلہ و دیگر احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس نکاح کو بابرکت فرمائے۔

(ملک عبد المجید خان۔ لاہور)

درخواست دعا

میں تقریباً ۲ سال سے پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہوں۔ باقاعدہ علاج کرا رہا ہوں اب تک کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اس تکلیف سے نجات دے۔

(نعیم اللہ سابق افسر امانت تحریک جدید)

اس سلسلہ میں محترم ماسٹر نعیم اللہ صاحب نے کسی مستحق کے نام چھ ماہ کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ (مینجر)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی: ۲۰ فروری۔ وزیر خارجہ پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان تصفیہ کشمیر کے لئے حفاظتی کونسل کی دی ہی قرارداد یا ارکان کونسل کی دی ہی تجویز یا رائے قبول کرے گا جس میں اس مسئلہ کو کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق حل کرنے کا ذکر ہو وزیر خارجہ نے اس امر پر اظہار مسرت کیا کہ حفاظتی کونسل کے ارکان کی بھاری اکثریت نے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی حمایت کی ہے۔

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کل صبح لندن سے کراچی پہنچے تھے شام کو انہوں نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا بھارت کا یہ دعوٰے بے بنیاد ہے کہ حفاظتی کونسل کا نیا اجلاس طلب کرنے کے لئے پاکستان کو کوئی دلیل اور وجہ جواز پیش کرنا پڑے گی حفاظتی کونسل کا اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی نہیں ہوا یہ اجلاس پاکستان کی درخواست پر مختصر سے عرصہ کے لئے ملتوی کیا گیا ہے میں اپنی حکومت سے صلاح مشورہ کرنا چاہتا تھا علاوہ ازیں وزیر اعظم چین اور وزیر خارجہ چین پاکستان آنے والے تھے چنانچہ میں نے حفاظتی کونسل سے اجلاس کے مختصر التواء کی درخواست کی کونسل کا اجلاس دوبارہ شروع ہونے پر میں نیویارک واپس جاؤں گا۔ مسٹر بھٹو نے بتایا کہ اب تک حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث ان نکات کو منظر عام پر لائی ہے (۱) کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان اور بھارت میں تنازعہ موجود ہے اور موجودہ صورت حال سے اس علاقے کا امن خطرہ میں ہے (۲) اہل کشمیر کو ریاست پر بھارتی قبضہ قطعاً گوارہ نہیں۔ (۳) کشمیر کا مسئلہ ریاستی عوام کے حق خود ارادیت کی بنا پر طے ہونا چاہیئے (۴) کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کے کمیشن کی قراردادوں کو کوئی فریق یک طرفہ طور مسترد نہیں کر سکتا اور بھارت کا یہ دعوٰے مسترد کر دیا گیا ہے کہ یہ قراردادیں فرسودہ ہو چکی ہیں۔ (۵) کشمیر کا مسئلہ سلجھانے کے لئے دونوں ملکوں میں گفت و شنید کا لائحہ عمل طے ہونا چاہیئے اور ضروری ہو تو اس سلسلہ میں کسی تیسرے فریق کو بھی شریک کر لیا جائے (۶) حفاظتی کونسل کے کئی ارکان نے اتفاق کیا کہ کشمیر کی موجودہ حیثیت بدلنے کے لئے کسی فریق کو کوئی یک طرفہ کارروائی نہیں کرنی چاہیئے (۷) روس سمیت تمام ارکان کونسل کی یہ خواہش تھی کہ ویٹو کے استعمال سے احتراز کیا جائے (۸) بھارت اور پاکستان میں گفت و شنید پھر شروع کرانے کے لئے کسی ٹھوس انتظام کے خواہاں تھے۔

کراچی: ۲۰ فروری چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے کہا ہے "میرے دورہ پاکستان سے امن ایشیائی اتحاد اور عالمی امن کو تقویت پہنچے گی اور پاکستان اور چین کے دوستانہ تعلقات اور مضبوط ہو جائیں گے۔" آپ کل یہاں داؤد کاٹن ملز میں مزدوروں کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

مسٹر چو این لائی جو گزشتہ روز پاکستان کے آٹھ روزہ سرکاری دورہ پر آئے تھے آج راولپنڈی روانہ ہو رہے ہیں جہاں سے آپ ۲۳ فروری کو لاہور جائیں گے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو جو کل نیویارک سے کراچی پہنچے تھے ان کے اعزاز میں ظہرانہ دیا۔

مسٹر چو این لائی نے آج اپنی مصروفیات کا آغاز داؤد ٹیکسٹائل ملز کے معائنہ سے شروع کیا چین کے نائب وزیر اعظم مارشل چن ای اور پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو ان کے ہمراہ تھے۔ ملز کے دروازے پر مسٹر صدیق داؤد (رکن قومی اسمبلی) اور مسٹر احمد داؤد نے ان کا استقبال کیا معزز مہمانوں کو ملز کے سپننگ ویونگ بلیچنگ اور فنشنگ کے شعبے دکھائے گئے۔

سیالکوٹ: ۲۰ فروری۔ جنگ بندی لائن کے پار سے آمدہ اطلاعات کے مطابق بھارت نے مقبوضہ کشمیر کی خطرناک اور سنگین صورت حال کے پیش نظر ۹ ڈویژن فوج پاکستانی سرحدوں پر تعینات کر دی ہے مقبوضہ کشمیر میں قبل ازیں بارہ اہم مقامات پر جاٹ اور گورکھا دستے تعینات کئے جا چکے ہیں لیکن بھارتی محکمہ دفاع کے اعلے افسروں نے صورت حال کو انتہائی خطرناک قرار دیتے ہوئے اٹھارہ فوجی مراکز قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔

واشنگٹن: ۲۰ فروری۔ امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ فرانس اور یوگوسلاویہ کے لئے فوجی امداد کے چھوٹے چھوٹے پروگراموں میں تخفیف کر دی جائے گی۔ کیونکہ ان ملکوں کے جہاز اور طیارے کیوبا سے تجارت میں بدستور استعمال کئے جا رہے ہیں۔

راولپنڈی: ۲۰ فروری وزیر قانون مسٹر خورشید احمد نے بتایا ہے کہ انتخابی قوانین پر غور کرنے کے لئے قومی اسمبلی کا اجلاس ۱۴ مارچ سے شروع ہوگا یہ اجلاس تقریباً تین ہفتے جاری رہے گا۔

نئی دہلی: ۲۰ فروری۔ بھارتی لوک سبھا کے ایک مسلمان رکن مسٹر مظفر حسین کو عید کے روز ضلع فیض آباد اتر پردیش کے قصبہ کچھوچھا میں ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ گزشتہ جمعرات کو مسٹر مظفر حسین نے لوک سبھا میں دوسرے مسلمان ممبروں کے ساتھ مل کر وزیر داخلہ مسٹر گلزاری لال نندا سے کہا تھا کہ وہ مغربی بنگال میں فرقہ وارانہ فسادات کے دوران مسلمانوں کے قتل عام اور ان پر توڑے گئے مظالم کی تفصیل بتائیں۔

سرگودھا ۲۰ فروری۔ سرگودھا ڈویژنل کونسل کے رکن سید آل احمد خطیب جامع مسجد سرگودھا مولانا سید حامد علی شاہ اور لائنز کلب سرگودھا کے صدر میاں محمد انور نے اعلان کیا ہے کہ حادثہ خوشاب میں ہلاک ہونے والے ۲۶ معصوم بچوں کی یاد میں ان کی قبروں کے نزدیک ایک مسجد تعمیر کی جائے گی مسجد کی تعمیر کے مصارف یہ تینوں حضرات خود برداشت کریں گے۔ علاوہ ازیں ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا کے اجلاس میں جو ڈپٹی کمشنر جناب محمد یوسف کی صدارت میں ہوا تھا خوشاب کے حادثہ میں ۲۶ بچوں کی موت پر اظہار تعزیت کیا گیا ہے۔

ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا نے بھی حادثہ میں ہلاک شدگان کے ورثاء کی مالی امداد کرنے کا فیصلہ کیا ہے

سرگودھا ۲۰ فروری۔ خوشاب پولیس نے تین روز کی مسلسل جدوجہد کے بعد گزشتہ روز خوشاب کے المناک حادثہ کے سلسلہ میں ٹرک کے کلینر محمد افضل عرف عبدل کو کھیوڑہ ضلع جہلم سے گرفتار کر لیا ہے۔ ملزم کی گرفتاری ٹرک کے ڈرائیور اللہ یار کی شناخت پر کی گئی۔ گرفتاری کے بعد ملزم محمد افضل کو تحصیلدار خوشاب میر حسین امام کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ جہاں اس کا ابتدائی بیان قلمبند کرنے کے بعد اسے جوڈیشنل حوالات میں بھیج دیا گیا پولیس اس سے مزید پوچھ گچھ کرے گی۔

لاہور ۲۰ فروری۔ مغربی پاکستان اسمبلی جس کا اجلاس آج شروع ہو رہا ہے اپنے موجودہ طویل ترین اجلاس میں ستائیس بلوں پر غور کرے گی اور اجلاس میں تقریباً ایک ہزار سے زیادہ سوالات کے جوابات دئے جائیں گے۔ اجلاس میں بعض اہم امور پر بحث کے لئے دس تحاریک التواء بھی پیش کی جائیں گی۔

کراچی ۲۰ فروری۔ چین کے وزیر خارجہ مارشل چن ای کی اہلیہ مادام چنگ چن ای نے کل مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح سے ملاقات کی اور انہیں چین میں مصوری کی ایک کتاب اور کمخواب کے دو ٹکڑے پیش کئے۔ مادام چنگ چن ای نے کل کراچی میں سماجی بھلائی کے دو مرکز بھی دیکھے۔

درخواست دعا

(۱) میں لندن یونیورسٹی سے B.Sc. کر رہا ہوں ڈگری بہت مشکل ہے۔ اسکے نتائج بہت سخت نکلتے ہیں۔ احباب میری نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ فرزاد رشید احمد لندن

۲ - مکرم ماسٹر محمد الدین صاحب مہدی محلہ گوجرہ پیٹ میں تکلیف کے باعث ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں معدہ کی اس مرض کا شدید حملہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اب ان کی طبیعت روبصحت ہے۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ درویشان قادیان کی خدمت میں ماسٹر صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(مختار احمد ہاشمی دارالنصر شرقی ربوہ)

ادیس ابابا ۲۰ فروری۔ حبشہ کی وزارت اطلاعات کے ایک اعلان کے مطابق صومالیہ اور حبشہ کی فوجوں کے درمیان دوبارہ جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اعلان میں دعوٰے کیا گیا ہے کہ صومالیہ کی فوجیں حبشہ کے علاقے میں گھس آئی تھیں جس کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان خونریز جنگ کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا۔ اور طرفین کے متعدد سپاہی ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں۔ ایک اور اطلاع کے مطابق دونوں ملکوں کے درمیان سرحدی جنگ جو پہلے صرف شمالی سرحد تک محدود تھی۔ اب جنوبی سرحد تک پھیل گئی ہے اور فریقین متعدد افریقی ممالک کی جانب سے اپیلوں کے باوجود ابھی تک جنگ بندی پر رضامند نہیں ہوئے ہیں۔

جکارتا ۲۰ فروری۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سوبا ندریو نے خبردار کیا ہے کہ اگر ملائیشیا کی حکومت نے مسئلہ ملائیشیا کے پر امن حل کے لئے بات چیت سے انکار کر دیا تو جنگ کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں رہے گا۔ وہ کوالالمپور کی ان خبروں پر تبصرہ کر رہے تھے کہ ملائیشیا کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ جب تک انڈونیشیا کے گوریلا دستے بورنیو میں ہیں۔ انڈونیشیا کے ساتھ مزید بات چیت کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ ڈاکٹر سوبا ندریو نے اعلیٰ فوجی افسروں کی ایک کانفرنس میں شرکت کے بعد کہا کہ انڈونیشیا نے تنازعہ پر امن طور پر طے کرنے کی خواہش کا کر دیا ہے۔

اعلان نکاح

سید عبد الاعظم صاحب احمدی ایم اے ایل ایل بی پروفیسر گورنمنٹ کالج کوئٹہ کا نکاح حلیمہ بیگم متعلمہ ایم ایس سی کلاس بنت مرزا نذیر حسین صاحب چغتائی صحابی حضرت مسیح موعود ساکن ۱۰ گوالمنڈی روڈ لاہور سے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر بتاریخ ۸ جنوری ۱۹۶۴ء [illegible] عامل بلڈنگ میں قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ نے پڑھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ حضرت مسیح موعودؑ اور درویشان قادیان دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ اس تعلق کو مبارک کرے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بہترین ثمرات کا باعث بنائے آمین۔

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی صحت

ربوہ ۲۰ فروری۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی طبیعت اب پہلے سے بہتر ہے۔ گو بخار اتر چکا ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب آپ کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ نیز حضرت مولانا صاحب کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اعصابی تکلیف کی وجہ سے آج کل بہت بیمار ہیں۔ چلنا پھرنا بھی مشکل ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں بھی صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔